بشکریہ روزنامہ خبریں

22، اکتوبر 2010ء

کراچی کے پیچھے کیا ہے؟

منیر احمد بلوچ

یہ جنوری 2009 کا چمکتا ہوا دن تھا کہ جئے سندھ قومی محاذ (JSQM) کے چند کارکنوں نے رابعہ سٹی اپارٹمنٹس کے ایک فلیٹ میں اپنا دفتر قائم کرتے ہوئے وہاں اپنی تنظیم کا پرچم لہرا دیا تو ارد گرد کی آبادیوں میں بھونچال سا آ گیا کراچی کا میڈیا، قانون نافذ کرنے والے تمام اداروں سمیت سب جانتے ہیں کہ رابعہ سٹی اے این پی کے شاہی سید کا اڈہ ہے جونہی جسقم کی طرف سے رابعہ سٹی کے ایک فلیٹ پر جھنڈہ لہرایا گیا اس کی خبر فوری طور پر شاہی سید کو دے دی گئی.....اور پھر جسقم کا جھنڈہ لہرانے والوں کو اغوا کرنے کے بعد نامعلوم جگہ پر لے جا کر بہیمانہ تشدد کا نشانہ بنا گیا جونہی جسقم کے کارکنوں کے اغوا کی خبر پھیلی ان کے ساتھی رابعہ سٹی اپارٹمنٹس پہنچے تو ان کا استقبال کلاشنکوف کی گولیوں سے کیا گیا اگلے دن جسقم والوں نے اپنے آدمیوں کا انتقام لینے کیلئے رابعہ سٹی کے قریب شاہی سید کے ایک کارکن کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا اور پھر اگلے چوبیس گھنٹوں میں شاہ فیصل کالونی اور پرانی سبزی منڈی سمیت کراچی کے مختلف حصوں میں گولیوں کا کھیل شروع ہو گیا....دونوں طرف سے لاشوں کے انبار بڑھنے لگے تو ''درمیانی'' لوگوں نے شاہی سید اور جسقم کے لیڈران کی میٹنگ کرائی تو بھید یہ کھلا کہ شاہی سید کو رابعہ سٹی اپارٹمنٹس پر جسقم کے جھنڈے کی خبر ملی تو اس نے سوچا کہ یہ سندھی قوم پرست اس کے ہیڈکوارٹر رابعہ اپارٹمنٹس پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور اسی شک میں دونوں طرف کی دس لاشیں گرا دی گئیں....آپ نے دیکھا کہ کراچی میں کسی افواہ یا غلط فہمی پر چند لمحوں میں کس طرح ٹارگٹ کلنگ پھیلتی ہے؟۔اسی طرح اکتوبر 2009 میں اقرا سٹی جو ابوالحسن اصفہانی روڈ سہراب گوٹھ کا علاقہ شاہی سید گروپ کے قبضہ میں ہے اقرا سٹی کے ایک فلیٹ پر سندھ ترقی پسند پارٹی (STTP) کے کارکنوں نے قبضہ کر کے وہاں اپنا دفتر قائم کر لیا جس پر اگلے دن ہی سندھ ترقی پسند پارٹی کے دو کارکنوں کو اس جرم پر اقرا سٹی میں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اس طرح سندھی قوم پرستوں اور شاہی سید کی اے این پی میں ٹارگٹ کلنگ شروع ہو گئی جس سے کئی دن کراچی کا پہیہ جام رہا۔کراچی میں گڈاپ ٹاؤن جو پختون علاقہ ہے اس سے ملحق سرجانی ٹاؤن میں جب اردو بولنے والوں نے اپنے گھر بنانے شروع کیئے تو انہیں زبردستی روکا گیا لیکن اس وقت چونکہ ابھی جنرل مشرف کی حکومت تھی اس لئے قانون نافذ کرنے والے اداروں نے وہاں عارضی کیمپ بنا کر کنٹرول کر لیا لیکن 2008 کے بعد سے وہاں آئے روز ایک دو لوگوں کو اس لیئے مار دیا جاتا ہے کہ اگر یہاں پر اردو بولنے والوں کی آبادی اسی طرح بڑھتی رہی تو ایک دن پختون اکثریت والے حلقے گڈاپ ٹاؤن کے ساتھ ان کا ایک اور علیحدہ انتخابی حلقہ بن جائے گا یہی وجہ ہے کہ سرجانی ٹاؤن میں ہر روز فائرنگ کی خبریں ٹی وی کی سکرینوں پر دیکھی جاتی ہیں۔آج کراچی میں تین دنوں میں 90 سے زائد لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا ہے بالکل اسی طرح 2009 میں 510 لوگ قتل کیئے گئے سرکاری اعداد و شمار کے مطابق نشانہ بننے والوں میں 334 متحدہ قومی موومنٹ کے اور باقی 266 کا تعلق پی پی پی، سنی تحریک، جسقم، جماعت اسلامی، عوامی نیشنل پارٹی، حقیقی، لیاری پیپلز امن کمیٹی، کالعدم سپاہ صحابہ اور اہل تشیع سے تھا اور کراچی پولیس اور ایجنسیاں یہ بھی اچھی طرح جانتی ہیں کہ حقیقی کے دو گروپ جو آفاق احمد اور عامر خان کی صورت میں آمنے سامنے آ چکے ہیں ایک دوسرے کے کارکنوں کو بھی قتل کر رہے ہیں۔اور یہ بات کراچی پولیس کے ریکارڈ میں لازمی ہو گی کہ حقیقی کا وہ گروپ جسے متحدہ قومی موومنٹ کے کارکنوں اور ووٹروں کو قتل کرنے کی ذمہ داری دی گئی ہے وہ شیر پاؤ کالونی لانڈھی میں شاہی سید کی پناہ میں رہ رہے ہیں۔کراچی میں پھیلنے والی قتل و غارت اور امن و امان کی دن بدن بگڑتی ہوئی صورت حال پر اخبارات اور ٹی وی چینلز پر ''ماہرانہ رائے'' دینے والے تو بہت ہیں لیکن یہ بتانے کی کسی طرف سے بھی کوشش نہیں ہوتی

کہ2009-2010 کے ان دو سالوں میں بارہ سو سے زائد انسان کراچی میں کیوں قتل کر دیئے گئے میں نے رابعہ سٹی، اقراء سٹی اور سرجانی ٹاؤن میں ان دو سالوں میں ہونے والی قتل وغارت کی کچھ تفصیل اس اخلاقی جرائت کے ساتھ پیش کی ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ حقائق پر مبنی ہے جسے پولیس کے ریکارڈ سے بھی چیک کیا جا سکتا ہے۔ 31 جنوری کو اورنگی ٹاؤن اور قصبہ کالونی میں متحدہ اور اے این پی کے جو 8 افراد نامعلوم حملہ آوروں کی ٹارگٹ کلنگ کا شکار ہوئے تھے اور پہلی بار ان دونوں جماعتوں نے ایک دوسرے پر الزام لگانے کی بجائے میڈیا کے سامنے کسی تیسری سیاسی پارٹی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا تھا اے این پی نے کہا تھا ''جن لوگوں نے متحدہ کے لوگوں کو نشانہ بنایا ہے وہی لوگ اورنگی اور قصبہ کالونی میں پختونوں کو قتل کر رہے ہیں'' اور ان کا یہ بیان ریکارڈ پر موجود ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ وہ کون لوگ ہیں ان کا کس سیاسی جماعت سے تعلق ہے؟۔ اور شاہی سید اور امین خٹک کے کارکن کس کی ہدایت پر اب اس گروپ کے ساتھ باقاعدہ شامل ہو چکے ہیں؟۔ کیا انہیں بلور برادران کی ہدایات ہیں یا حاجی عدیل کی۔ بلور برادران بڑے صنعت کار ہیں تاجر ہیں امپورٹر اور ایکسپورٹر ہیں اور کراچی جیسے معاشی حب سے اپنا حصہ لینے اور مرضی کے سودے کرنے کیلئے ''اپنے وجود کا احساس دلانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

19 اکتوبر کو کراچی کی شیر شاہ کباڑی مارکیٹ میں اپنی دوکانوں میں بیٹھے ہوئے متحدہ قومی موومنٹ کے تیرہ افراد کے بہیمانہ قتل کے بعد وزیر مملکت نبیل گبول کا کراچی کو فوج کے حوالے کرنے کا انفرادی بیان، اسلام آباد کے ایوان صدر میں سپیکر قومی اسمبلی فہمیدہ مرزا کے شوہر اور سندھ کے وزیر داخلہ ذوالفقار مرزا کی ہنگامی طلبی کا پس منظر جاننے کیلئے ''حقائق کی ان کڑیوں'' کو تلاش کرنا ہوگا جن کا آغاز مرزا صاحب جنہیں سندھ کا ڈی فیکٹو وزیر اعلیٰ کیا جاتا ہے ان کے دوست اور لیاری کے اصلی اور بے تاج بادشاہ ''رحمان ڈکیٹ'' کی اس پولیس مقابلہ میں ہلاکت سے شروع ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رحمان ڈکیٹ آپریشن وزیر داخلہ سندھ ذوالفقار مرزا کو لاعلم رکھ کر کیا گیا اور بقول مرزا صاحب رحمان ڈکیٹ کو ہلاک کرنے والے پولیس افسران کی ہمدردیاں متحدہ قومی موومنٹ کے ساتھ تھیں اور یہیں سے کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کا باقاعدہ آغاز اس طرح کیا جاتا ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ کے مخالف دھڑے کے آفاق احمد اور عامر خان کو ان کے خلاف درج متعدد مقدمات میں بری کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ چند ماہ میں ہی ان کے خلاف درج قتل کے مقدمات میں بھی ان کی ضمانتیں لے لی جاتی ہے جس پر جوش میں آتے ہوئے ذوالفقار مرزا کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا کہ ''میرا دل چاہتا ہے کہ ایم کیو ایم والوں کو الٹا لٹکا دوں''۔ انہی دنوں میں متحدہ قومی موومنٹ کی طرف سے سوات میں پیپلز پارٹی اور اے این پی کے تجویز کردہ نظام عدل کے نئے نظام کی مخالفت اور بعد میں NRO کی مخالفت جیسے فیصلے سامنے آنے سے مرکزی حکومت کی ایم کیو ایم سے نفرت انگیز ناراضگیاں مزید بڑھ جاتی ہیں جس پر لیاری کے حلقہ این اے۔ 248 سے پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی اور بابر غوری کی وزارت پورٹ اینڈ شپنگ کے وزیر مملکت نبیل گبول نے اعلان کر دیا کہ وہ ان کے ساتھ کام نہیں کر سکتے مگر اسلام آباد کی طرف سے انہیں انتظار کرنے کا کہا گیا لیکن کراچی میں اور خاص طور پر لیاری میں حقیقی کے عسکری ونگ کو اپنے ساتھ ملاتے ہوئے ٹارگٹ کلنگ کا آغاز کر دیا اور آج ایک طرف متحدہ قومی موومنٹ ہے تو دوسری طرف پیپلز پارٹی کا لیاری گینگ جس کا نام بدل کر پیپلز امن کمیٹی رکھ دیا گیا ہے ان کے ساتھ عامر خان حقیقی اور شاہی سید گروپ ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ عامر خان کی حقیقی کی طرف سے کراچی پریس کلب کے باہر مظاہرہ میں شریک لوگوں کی اکثریت پیپلز پارٹی اور لیاری گینگ کے لوگوں کی تھی کیونکہ کیمرہ پر دکھائے جانے والے چہرے سب کے جانے پہچانے تھے۔ اب ہو یہ رہا ہے حقیقی کے لوگ جو پہلے ایم کیو ایم کا ہی حصہ تھے ایک دوسرے کو اچھی طرح جاننے کی وجہ سے ان کے سرگرم کارکنوں کی نشاندہی کرتے ہیں (یہی کچھ شیر شاہ میں ہوا) کیونکہ وہ ان کی رہائش اور کام کرنے کی جگہ سے بھی واقف ہوتے ہیں اس لیئے انہیں رستے میں ہی لیاری گینگ کی پیپلز امن کمیٹی کو نشاندہی کرتے ہوئے آتے اور جاتے ہوئے اغوا کر لیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ بوری بند اور تشدد سے کچلی ہوئی لاشوں کا سلسلہ ایک بار پھر شروع ہو گیا ہے ابھی پانچ دن پہلے ٹی وی چینلز کی وہ خبریں سب نے سنی ہیں جن کے مطابق پولیس مقابلے کے بعد متحدہ کے چار کارکنوں کو ایک گاڑی میں اغوا کر کے لے جایا جا رہا تھا اسی طرح کا ایک واقعہ سات جنوری کو ہوا جب متحدہ کے ایک انتہائی اہم رکن عامر کا سرکاٹ کر لیاری کے علاقے

کلاکوٹ میں پھینک دیا گیا اور باقی دھڑ کو سائٹ کے علاقے پاک کالونی میں پھینک دیا گیا...اور میڈیا، پولیس اور انتظامیہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ دونوں علاقے مکمل طور پر لیاری گینگ عرف پیپلز امن کمیٹی کے زیر کنٹرول ہیں اور اس کی اجازت کے بغیر کوئی وہاں داخل نہیں ہوسکتا لیکن عامر کی اس بہیمانہ ہلاکت پر متحدہ کی طرف سے زبردست احتجاج کیا گیا تو دونوں طرف سے فائرنگ کے تبادلے کے نتیجہ میں دس افراد مارے گئے۔

ذہنوں میں سوال اٹھتے ہیں کہ آخر لیاری میں یہ جنگ کیوں شروع ہوئی اس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں کہ اول۔رحمان ڈکیت کی ہلاکت،سوات کا عدل آرڈیننس اور این آر او جس کی وجہ سے پیپلز پارٹی ایک سال سے مسلسل حالت نزاع میں ہے اور پی پی کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ متحدہ نے یہ سب کچھ اسٹیبلشمنٹ کے کہنے پر کیا ہے۔دوسری وجہ کراچی میں ہونے والے آئیندہ بلدیاتی اور عام انتخابات میں متحدہ کے سائز کو کم کرنا ہے۔کیا لیاری کا دوسرا حلقہ NA249 کو اپنے زیر اثر لانا چاہتے ہیں جہاں سے فاروق ستار نسبتاً کم ووٹوں سے پی پی کے امیدوار کو شکست دے کر منتخب ہوئے ہیں ابھی جب میں یہ کالم لکھ رہا تھا تو ٹی وی چینل بریکنگ نیوز دے رہے تھے کہ اگلے چند گھنٹوں میں کراچی کے نو سے زائد سیکٹروں میں کوئی بڑا آپریشن ہونے والا ہے مجھے نہیں پتہ کہ اس میں کیا ہوگا لیکن اگر کسی نے شرمیلا فاروقی اور اے این پی کی بشریٰ کی ایک نجی چینل کے رپورٹر میں ہونے والی گفتگو سنی ہے...تو پی پی کے ارادے سامنے دیوار پر لکھے ہوئے نظر آرہے ہیں۔۔کیا ذوالفقار مرزا کا یہ آپریشن صرف گلستان جوہر، پہلوان گوٹھ، رابعہ سٹی، سہراب گوٹھ اور نیو کراچی تک ہی محدود رہے گا؟۔اور اگر 1992 یا1995 کی کہانی ایک بار پھر دھرائی گئی تو اس کے نتائج ہوسکتا ہے کہ ’’کچھ‘‘ لوگوں کی خواہشات کے مطابق نکلیں لیکن یہ پاکستان کے مطابق ہرگز نہیں ہوں گے۔

☆☆☆